

پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشتاق شاعر خبر کو بھی انشا بنا لیتا ہے۔ مثلاً اگر کہا جاتا کہ وہ تیری دیوار کے پاس آکر بیٹھتا تھا۔ تو یہ خبر ہوتی، لیکن موجودہ صورت میں جملہ انشائیہ بن گیا۔ پھر لفظ ”وہ“ سے اشارہ اس طرف ہے کہ جس محبوب سے خطاب ہے، وہ اس واقعے سے بے خبر ہے اور ”وہ“ کہہ کر اسے غالب دیوانہ کا شیوہ یاد دلایا گیا ہے۔ لفظ ”آکر“ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس دیوانے کا دستور یہ تھا، جن جن اوقات میں اسے جمالِ محبوب دیکھنے یا آوازِ محبوب سننے کی امید ہوتی تھی، اس کی دیوار کے پاس آ بیٹھتا تھا۔ اگر ”آکر“ اس مصرع میں نہ ہوتا تو فقط اس کے بیٹھے رہنے کا واقعہ ضرور تازہ ہو جاتا، مگر غالب دیوانہ کا آکر بیٹھتا پیش نظر نہ آتا اور شعر کا حسن کم ہو جاتا، کیونکہ آکر بیٹھنا ایک حرکت اور ایک ادا ہے، محض بیٹھے رہنا سکون و طمانیت ہے اور دونوں کا فرق ظاہر ہے۔



نہ لیوے گر خس جوہر، طراوت سبزہ خط سے  
لگاوے خانہ آئینہ میں روے نگار آتش  
فروغِ حسن سے ہوتی ہے حلِ مشکل عاشق  
نہ نکلے شمع کے پاسے، نکالے گر نہ خار آتش  
تنگے جلد آگ پکڑ لیتے اور حل اٹھتے ہیں۔  
روے نگار : محبوب کا چہرہ۔

شرح : محبوب آئینہ دیکھ رہا ہے۔ شاعر کو معاً خیال آیا کہ ایسے آتشیں رخسارِ محبوب کا عکس تو جوہرِ آئینہ کے تنکوں کو آگ لگا سکتا ہے اور خانہ آئینہ آگ کی نذر ہو سکتا ہے۔ پھر خیال آیا، جوہر کے تنکے اس لیے آگ